بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسْمِ اللهِ والحَمْدُ للهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهَ ، أَمَّا بَعْدُ :

پوائنٹ نمبر-37: اہل باطل کے ساتھ بحث ومباحثے میں پڑنا منہج سلف میں سے نہیں ہے۔

"ليس من منهج السلف" لفضیلۃ الشیخ محمد بن عمر بن سالم باز مول حفظہ اللہ،اور ہم پہنچے ہیں پوائنٹ نمبر 37 پر شیخ صاحب فرماتے ہیں:

" ليس من منهج السلف الدخول في جدال مع أهل الباطل، فإن المسلم لا يعرض دينه للأهواء"

(اہل باطل کے ساتھ بحث ومباحثے میں پڑنا منہج سلف میں سے نہیں ہے کیونکہ مسلمان اپنے دین کو خواہش نفس کے خطرے پر پیش ہی نہیں کرتا)

ایک بڑااہم موضوع ہے جس کا تعلق عقیدے کے اصول میں سے ہے جیسا کہ اور بھی دیگر منہجی مسائل ہم بیان کر چکے ہیں کہ اہل باطل اہل بدعت کے ساتھ جدال اور بحث ومباحثے کرنا منہج السلف میں سے نہیں ہے،ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ...﴾ إلي آخر الآية

(غافر:56)

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ﴾ (بے شک جو لوگ جدال کرتے ہیں بحث ومباحثے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی آیات میں)۔

﴿بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ﴾ (بغیر دلیل برہان اور سلطان کے جواُن کے پاس پہنچاہو(یعنی بغیر دلیل کے بحث ومباحثے کرناجدال کرنا))۔

﴿اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ﴾ (اُن کے سینوں میں کبر ہے گھمنڈ ہے)۔ ﴿مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ...﴾ (جس تک وہ پہنچ ہی نہیں سکتے)۔

توبحث ومباحثے کرناجدال کرنابغیر دلیل کے یابغیر برہان کے یہ تکبر کی علامت ہے اہل تکبر اہل گھمنڈ لوگوں کی علامت ہے اور اس معنی میں کئی آیات ہیں۔

اور احادیث میں سے متفق علیہ حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں:

"إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ"(لوگوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص شدید جدال اور جھگڑا کرنے والا ہے (یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے))۔ امام النووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:"الْأَلَدُّ" کہتے ہیں:"شَدِيدُ الخُصُومَةِ": جو بڑا جھگڑالو ہو،زیادہ جھگڑا کرنے والا ہو جدال کرنے والا ہو،اتنا زیادہ جھگڑا کرتا ہے اتنا بڑا جھگڑالو ہے جیسا کہ ایک وادی کے دو طرف حصے ہوتے ہیں اور کبھی مل نہیں سکتے یہ شخص بھی جدال کر کے جھگڑا کر کے اتنا دور چلا جاتا ہے،جب کوئی شخص اس کے ساتھ سامنے کوئی حجت لے کر رکھتا ہے تو وہ اس سے دور ہو کر کوئی اور بات کر دیتا ہے (سبحان اللہ) تو اپنا جو اُس کا مخالف ہوتا ہے اس کے قریب کبھی ہو ہی نہیں سکتا"۔

آیئے دیکھتے ہیں سلف کے بعض اقوال اس موضوع کے تعلق سے تاریخ نوٹ کریں اس کی ایک ضرورت ہے،سب سے پہلے میں چند علماء کے سلف میں سے اور اُن کے بعد بھی اُن کا نام لیتا ہے اُن کی تاریخ وفات کے ساتھ:

1-امام ابن سیرین رحمہ اللہ وفات سن 110 ہجری: جب کسی صاحب البدعۃ کو کچھ کہتے ہوئے سنتے تو اپنے کانوں کو بند کر دیتے اپنی انگلیوں سے اور یہ کہتے: "میرے لیے جائز نہیں ہے کہ میں اس سے بات کروں جب تک کہ وہ شخص مجلس سے اٹھ کر نہیں چلا جاتا"۔
اہل بدعت میں سے جب کوئی شخص کوئی بات کرتا ہے اُن کے سامنے تو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس دیتے کان بند کر دیتے اور یہ کہتے کہ میرے لیے جائز نہیں ہے کہ میں اس شخص سے بات کروں جب تک یہ شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا نہیں جاتا (یعنی اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے نہ نکالتے جب تک وہ شخص اٹھ کر چلا نہ جائے)۔ (اور یہ **الابانۃ لابن بطۃ** جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 473)۔
ایک شخص نے ابن سیرین سے کہا کہ فلاں آپ سے بات کرنا چاہتا ہے، امام ابن سیرین فرماتے ہیں: "نہیں، اُسے کہو میرے پاس مت آئے ابن آدم کا دل کمزور ہے اور مجھے یہ ڈر ہے کہ میں اُس کی کوئی بات سن لوں اور اُس کی بات میرے دل میں بیٹھ جائے" (سبحان اللہ)۔
(امام ابن بطۃ **الابانۃ** جلد نمبر 2 صفحہ، نمبر 446)۔
یہ امام ابن سیرین رحمہ اللہ من **سادات التابعین** ہیں وفات سن 110 ہجری میں ہوئی، اور ان کے کئی اور بھی قصے ہیں جیسا کہ دو لوگوں نے کہا کہ ایک آیت یا ایک حدیث آپ ہمیں سنائیں یا ہم سے سن لیں تو اُن کو اپنی مجلس سے نکال دیا معروف قصہ پہلے بھی کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں لیکن اُن کی باتیں دیکھیں اور بھی ایسی باتیں موجود ہیں اُن کی کتابوں میں۔

2-امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ وفات سن 241 ہجری میں: فرماتے ہیں **اصول السنۃ** میں:

"أصول السنة عندنا" (ہمارے ہاں اصول السنۃ یہ ہیں) "التمسك بما كان عليه أصحاب رسول الله - صلى الله عليه وسلم - والاقتداء بهم، وترك البدع ، وكل بدعة فهي ضلالة، وترك الخصومات والجلوس مع أصحاب الأهواء، وترك المراء والجدال والخصومات في الدين": یہ شاہد ہے۔
سنت کے اصول دین کے اصول عقیدے کے اصول امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ امام اہل السنۃ فرماتے ہیں کہ تمسک لازم پکڑنا جس چیز پر صحابہ کرام تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، ان کی اقتداء کرنا (منہج السلف سب سے پہلے) اور بدعت سے دوری اختیار کرنا ،اور ہر بدعت گمراہی ہے فرماتے ہیں، اور خصومات اور جدال اہل أہواء سے دوری اختیار کرنا ترک کرنا اور ان کے ساتھ بحث ومباحثے، جدال اور جھگڑا دین میں نہ کرنا اور اس سے بھی دوری اختیار کرنا۔

3-الامام البربہاری رحمہ اللہ وفات سن 329 ہجری شرح السنۃ میں فرماتے ہیں: "اگر آپ استقامت چاہتے ہیں حق پر اور اہل سنت کے راستے کو اختیار کرنا چاہتے ہیں جو آپ سے پہلے گزر چکے ہیں تو پھر خبر دار ہو جاؤ کلام سے اور اصحاب الکلام سے اور اُن کے ساتھ جدال کرنے سے اور قیاس اور مناظرہ کرنے سے دین میں، اگر تم اُن سے سن لیتے ہوا گرچہ تم اُن کی بات کو قبول نہیں کرتے ہو، تو یہ تمہارے دل میں شک پیدا کر سکتا ہے اور اگر تمہارے دل نے اسے قبول کر لیا تو پھر تم ہلاک ہو جاؤ گے اور کوئی بھی زندقہ یعنی بے دینی "ولا بدع" اور نہ ہی کوئی بدعت اور نہ کوئی گمراہی ہے اِلّا یہ کہ وہ کلام اور جدال اور مراء اور قیاس سے آئی ہے"۔

دنیا میں اگران چیزوں کا وجود ہے ان مصیبتوں کا تو اس کی امام البربہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنیادی وجہ کیا ہے؟ کلام ہے اور جدال ہے "والمراء والقياس "اور یہ ابواب ہیں بدعت کے شکوک کے اور زندقہ بے دینی کے الحاد کے۔

4-الامام الآجری وفات سن 360 ہجری: (پہلی صدی دوسری صدی تیسری صدی چوتھی صدی پر ہم آرہے ہیں) **الشریعۃ** میں پوری کتاب **الشریعۃ** امام آجری کی یہ بھی عقیدے کی کتاب سمجھی جاتی ہے انہوں نے باب باندھا ہے پورا: "بابُ ذَمِّ الجدال والخصومات في الدين" (دین میں بحث ومباحثے جھگڑے اور جدال سے مذمت (یاان سب چیزوں کی مذمت))۔

اور ان کا ان شاء اللہ وقت ملا تو ایک میں قول کوٹ (Quote) کروں گا آخر میں، اگر وقت ملا تو، لیکن کتاب میں پورا باب ہے صرف ایک دولوگوں کے اقوال نہیں ہیں اور اس باب میں سلف کے کوئی اقوال انہوں نے بیان کیے ہیں۔

5-امام ابن بطۃ العکبری رحمہ اللہ ان کی وفات سن 387 ہجری: کتاب ہے **الابانۃ الکبریٰ**، انہوں نے بھی اس کتاب میں پورا باب باندھا ہے "باب النهي عن المراء في القرآن" (کہ قرآن مجید میں جدال سے منع کرنے کا بیان)۔

6-امام ھبۃ اللہ اللالکائی رحمہ اللہ وفات سن 418 ہجری: انہوں نے بھی اپنی کتاب **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة** میں پورا باب باندھا ہے اور باب کا نام دیکھیں: "سياق ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في النهي عن مناظرة أهل البدع" إلي آخره؛ یعنی بہت لمبا باب ہے، بہرحال: "سياق ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في النهي عن مناظرة أهل البدع وجدالهم والمكالمة معهم والإستماع إلى أقوالهم المحدثة وآرائهم الخبيثة"۔ یہ پورا باب ہے (سبحان اللہ)۔

7-امام ابو عمر ابن عبدالبر رحمہ اللہ وفات سن 463 ہجری: ان کی معروف کتاب **جامع بیان العلم وفضلہ** میں باب باندھا ہے، اور میں جب باب کی بات کرتا ہوں تو اُن کا اپنا قول نہیں ہے صرف بلکہ اپنا بھی قول ہے تائید ہے اور سلف کے کئی اقوال ہیں، باب باندھا ہے اس کتاب میں: "باب ما يكره فيه المناظرة والجدال والمراء" (مناظرہ، جدال بحث ومباحثہ اور مراء میں جو چیز مکروہ ہے اُس کا بیان)۔

8-الامام الحافظ اسماعیل أصفہانی وفات سن 535 ہجری: ان کی کتاب ہے **الحجۃ فی بیان المحجۃ**، انہوں نے اس میں باب باندھا ہے: "فصل في النهي عن مناظرة أهل البدع وجدالهم والإستماع إلى أقوالهم" پورا باب باندھا ہے (مناظرہ اہل بدعت سے جدال، بحث ومباحثے اور اُن کی باتیں اقوال سننے سے منع کرنے کا بیان)۔

9-الامام موفق الدین ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ وفات سن 620 ہجری: ان کی کتاب ہے **لمعۃ الاعتقاد**، عقیدے کی معروف کتاب ہے فرماتے ہیں:

"ومن السنة" (سنت میں سے ہے) "هجران أهل البدع" (اہل بدعت سے ہجر کرنا دوری اختیار کرنا) "ومباينتهم" (اور اُن سے الگ ہوجانا) "وترك الجدال والخصومات في الدين" (اور دین میں جدال بحث ومباحثے اور خصومات کو ترک کرنا) "وترك النظر في كتب المبتدعة" (اور اہل بدعت کی کتابوں میں دیکھنے سے بھی دوری اختیار کرنا) "والإصغاء إلى كلامهم" (اور اُن کی باتوں کو سننے سے بھی دوری اختیار کرنا) "وكل محدثة في الدين بدعة" (اور دین میں ہر نئی چیز ایجاد کرنا بدعت ہے)۔

عجب بات یہ ہے کہ مخالفین پہلے کہتے تھے:

کہ اہل بدعت سے برأت کا اظہار کرنا اور اُن کے ساتھ بحث ومباحثہ اور جدال سے منع کرنا اور سختی کرنا یہ سب ابن تیمیہ کا فتنہ ہے، ابن تیمیہ نے امت میں تفرقہ پیدا کیا ہے اور امت کو اس فتنے میں مبتلا کیا ہے کہ یہ بدعتی ہے اس سے دوری اختیار کرو اس کی بات نہ سنو اس سے جدال مت کرو! پھر ان لوگوں نے کہا کہ ابن عبدالوہاب کا فتنہ ہے جو انہوں نے ابن تیمیہ کی تعلیمات سے کتابوں سے لیا! اور اب یہ کہتے ہیں کہ مدخلیوں کا فتنہ ہے، شیخ ربیع بن ہادی المدخلی نے اہل بدعت پر سختی کی ہے اور جدال اور بحث ومباحثے سے منع کیا ہے اور اُن کی یہ سختی اتنی پھیل گئی ہے کہ اہل سنت بھی اس سے نہ بچے! (سبحان اللہ)۔

میں نے ابن تیمیہ کا نام لیا؟! میں نے نو علماء کے نام لیے اُن کی سن وفات 110 ہجری سے لے کر 620 تک۔

ابن تیمیہ کی وفات کب ہوئی؟ سن 728 ہجری۔ یعنی جو پہلے صدیاں گزر چکی ہیں ان کا موقف سمجھ آگیا ہے؟

ابن تیمیہ اپنی جیب سے کوئی چیز لے کر آئے ہیں؟! یہ اگر فتنہ ہے تو کیا وہ خود اپنی مرضی سے فتنے کی باتیں کرتے ہیں؟!

اس کا مطلب ہے کہ فتنہ ابن تیمیہ سے نہیں ہے فتنہ اُن سے پہلے جتنے بھی گزرے ہیں یہ سارے لوگ یہ سب فتنے باز ہیں کہ نہیں؟! لازم ہے ان کے قول سے کہ نہیں؟!

ابن عبدالوہاب کی وفات کب ہوئی؟ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ 1206 (سبحان اللہ)۔

اچھا شیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ زندہ ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو سلامت رکھے اور اُن کو ہر شر سے محفوظ فرمائے (آمین) جانتے ہیں کتنی عمر ہے؟ اچھا کب پیدا ہوئے؟ 1351؛ اب 1438 عمر؟ 87 (الله أكبر، حفظه الله ومتعه بالصحة والعافية)۔

شیخ ربیع حفظہ اللہ پر تہمتیں الزام تراشیاں اور یہ کہتے ہیں کہ امت میں فتنہ لے کر آئے ہیں اہل بدعت پر اتنی شدت کی ہے نہیں کرنی چاہیے تھی (نہیں کرنی چاہیے تھی!)۔ قصور ر اتنا ہے کہ اخوان المسلمین اور سید قطب کی غلطیاں جو ہیں یعنی اس شخص کی کتابوں سے نکال کر منظر عام پر لے کر آئے لیکن کیونکہ اس شر میں فتنے میں بہت سارے لوگ مبتلا ہو چکے تھے تو شیخ ربیع کی باتیں اُن کو اچھی نہیں لگیں اور ایک مہم چلا دی گئی اُن کے خلاف کہ یہ مدخلی فتنہ ہے اور یہ سب جو شیخ صاحب کی بات سنتے ہیں سب مدخلی ہیں امت میں تفرقہ چاہتے ہیں فتنے باز ہیں اور ان کے شر سے فتنے سے کافی لوگ متاثر ہوئے ہیں اب شیخ صاحب نے تو اپنی ہی جماعت کے لوگوں کو بھی نہیں بخشا ہے۔

اور کئی تہمتیں لگائی ہیں شیخ صاحب پر! (سبحان اللہ)؛ عجب بات یہ ہے کہ اب یہ بات (مدخلی مدخلی کی بات) پاکستان انڈیا تک پہنچ چکی ہیں جن کو پتہ ہی نہیں تھا کہ مدخلی ہوتا کیا ہے! یعنی دیکھیں شر پسندوں کا شر دیکھیں کہ پراپیگنڈے ایسے کرتے ہیں اہل حق کے خلاف کہ آپ ایک لے مین (Layman) دیکھیں جس کو پتہ ہی نہیں ہے کہ مدخلی ہوتے کیا ہیں یہ کوئی تنظیم ہے یہ کوئی جماعت ہے یہ کیا ہے شیخ صاحب کا نام بھی نہیں جانتے ہیں شیخ ربیع ہے عجب بات اس سے بڑھ کر یہ ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ شیخ ربیع حفظہ اللہ بہت بڑے عالم ہیں، محدث ہیں اور پھر بھی مدخلی کا طعنہ دیتے ہیں کہ کیونکہ بعض مدخلی جو ہیں وہ اہل حدیثوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں! لیکن شیخ ربیع جو بہت بڑے عالم ہیں یہ کیسے فٹ ہوتا ہے سمجھ نہیں آتا؟!

یعنی جس عالم "ربیع بن ہادی المدخلی" المدخلی جو ہے یہ اُن کا لقب ہے قبیلہ مداخلہ جو ہے وہ سعودی عرب کے جنوب میں سے ہے اور "شیخ ربیع بن ہادی المدخلی" المدخلی سے مراد شیخ ربیع کی طرف نسبت ہے یہ شیخ ربیع بڑے محدث اور عالم ہیں تو پھر جو اُن کی بات سنتے ہیں وہ مدخلی کیسے ہو جاتے ہیں اور پھر وہ بُرے کیسے ہو جاتے ہیں سمجھ نہیں آتی؟! عالم خود ٹھیک ہے اگر لقب رکھنا ہے تو کوئی اور لقب ایجاد کر لو شیخ صاحب سے نسبت نہ کرو نا! تمہیں بُرا بھلا کہنا ہے تو کہو وہ آپ کی مرضی ہے آپ کسی کی زبان کو نہیں پکڑ سکتے لیکن مدخلی بھی کہہ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ شیخ ربیع بڑے عالم ہیں محدث ہیں! اور بعض کہتے ہیں کہ ہمارے استاد بھی ہیں ہم نے ان سے علم حاصل کرنے کا شرف بھی حاصل کیا ہے اور طعنہ دیتے ہیں لوگوں کو یہ مدخلی ہیں! (إنا لله وإنا إليه راجعون)۔

الغرض شیخ ربیع المدخلی کی ایک بڑی پیاری نصیحت ہے اس موضوع پر تین چار منٹ میں ابھی وقت کے ہمارے پاس، شیخ ربیع حفظہ اللہ نے **"شرح عقیدۃ السلف وأصحاب الحدیث امام أبو عثمان الصابونی"**؛ امام أبو عثمان الصابونی کی وفات سن 449 ہجری میں ہوئی اور کتاب کا نام ہے **"عقیدۃ السلف وأصحاب الحدیث"** (سبحان اللہ، کتاب کا نام ہے لوگ کہتے ہیں کہ اہل حدیث نام جو ہے یہ وہابیوں کا ایجاد کردہ ہے!)۔

یہ کتاب ہے **"عقیدۃ السلف"** سلف کا نام بھی ہے **"وأصحاب الحدیث"** اہل حدیث یعنی اصحاب الحدیث کا نام یہ ہم پانچویں صدی کی بات کر رہے ہیں اس کتاب کی شرح میں شیخ ربیع حفظہ اللہ اہل بدعت کی بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ان میں بعض ایسی دعاۃ ہیں جن کے ساتھ نہ بیٹھا جاتا ہے نہ مناظرہ کیا جاتا ہے اِلَّا یہ کہ شدید ضرورت ہو یا مصلحت ہو، ان کے ساتھ جدال کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی روافض کے ساتھ کوئی جدال کرنا بحث ومباحثہ کرنا جائز ہے، اگر آپ ضعیف ہیں تو کسی رافضی کے ساتھ جدال نہ کریں کسی صوفی کے ساتھ جدال کرنہ کریں اِلَّا یہ کہ کوئی شخص متمکن ہو اہل علم میں سے ہو اور دین میں بھی متمکن ہو اور علم میں بھی متمکن ہو اور حجت قائم بھی کر سکے اور اس کے اندر چالاکی بھی ہو اور یعنی حاضر دماغی بھی ہو اور اُس نے یہ دیکھا کہ مصلحت ہے مناظرہ کرنے میں تب مناظرہ کیا جاتا ہے ورنہ نہیں کیا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (جدال کرو احسن طریقے سے) (النحل:125)، تو یہاں پر ایک جدال مشروع ہے اللہ تعالیٰ نے جدال کے ہر طریقے کا سدّباب نہیں کیا سو فیصد بلکہ ایک طریق ہے ایک راستہ ہے کہ اب بحث ومباحثے سے بعض لوگوں کو وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے آپ کر دیتے ہیں اور لوگوں کی ہدایت کے لیے اُن پر حجت قائم کرنے کے لیے اور خیر کی طرف اُن کو بلانے کے لیے خیر کا راستہ اختیار کرنے کے لیے بعض اوقات ضرورت پڑ جاتی ہے اس وجہ سے یا اس طریقے سے جدال کیا جاتا ہے، ہو سکتا ہے کہ جو آپ سے جدال کر رہا ہے اس کو فائدہ نہ ہو لیکن دوسرے جو سن رہے ہیں اُن کو فائدہ اس کا ضرور ہو گا اور یہ اُن کے لیے ہے جو لوگ کر سکتے ہوں، جو نہیں کر سکتے بعض ایسے علماء بھی ہوتے ہیں جن میں ضعف پایا جاتا ہے (شیخ صاحب فرماتے ہیں، تو ہر عالم کا کام نہیں ہے مناظرہ کرنا جدال کرنا اہل باطل کے ساتھ) اور بعض شبہ بھی اُن کو اُچک لیتا ہے عالم تو ہوتا ہے لیکن اُس کی شخصیت میں وہ پختگی نہیں ہوتی اور کچھ ضعف پایا جاتا ہے اہل بدعت کے سامنے اگرچہ اہل بدعت والے اُس سے کم علم ہوں لیکن اپنی چالاکیوں سے اور حاضر دماغیوں سے اور اپنے مختلف طریقوں سے یہ عالم جو ہے یعنی کمزور پڑ سکتا ہے"۔

ذرا مثالیں دیکھیں شیخ صاحب بڑی پیاری مثالیں بیان فرماتے ہیں: اور بہت سارے ایسے اہل علم ہیں اہل سنت والجماعت میں سے جن کی زندگی بدلی ہے اُن کی کمزوری کی وجہ سے جب انہوں نے اہل باطل سے جدال کیا یا اُن کی باتیں مانیں، مثال کے طور پر:

1-"عبد الرزاق": اس سے مراد عبد الرزاق صنعانی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے استاد، شیخ صاحب فرماتے ہیں: "**كان من كبار أهل الحديث**" (اہل حدیث کے بڑے علماء میں سے تھے اُسے دھوکا دیا جعفر بن سلیمان الضبعی نے (جعفر بن سلیمان الضبعی جو ہے یہ رافضی تھا شیعہ تھا)" **فأوقعه في التشيع**": امام عبدالرزاق الصنعانی بہت بڑے محدث ہیں لیکن سبحان اللہ اس شخص سے جعفر بن سلیمان الضبعی سے جب بات کی ہے اور کچھ بحث ومباحثہ ہوا ہے تو تشیع کی طرف مائل ہو گئے۔

(یاد رکھیں صحیح بخاری کے یعنی راوی بھی ہیں امام عبد الرزاق الصنعانی جو ہیں لیکن اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ رافضی ہیں، تشیع سے مراد اُس زمانے میں جو سیدنا علی کو سیدنا عثمان پر فضیلت دیتے تھے اسے بھی تشیع پر سمجھا جاتا تھا، آج ایسا نہیں ہے جیسا کہ کہتے ہیں کہ نہ تو ہمارا قرآن ہے اور نہ ہی یعنی صحابہ میں سے کوئی اہل ایمان ہیں سب کافر ہیں (نعوذ باللہ)، اور نہ یہ کہتے تھے کہ علی مشکل کشا ہے یا امام جو ہیں معصوم ہیں یہ عقیدہ نہیں تھا اُس وقت، اگر کوئی یہ کہے کہ فلاں محدث تشیع تھا تو رفض نہیں تھا دونوں میں فرق سمجھیں ذرا)۔

تو اس شخص رافضی کے ساتھ بات کرنے سے تشیع اُن کے اندر آ گیا (سبحان اللہ) غلطی کیا ہوئی؟ بحث کرنا اہل رفض سے۔

2-دوسری مثال: "البیہقی": امام بیہقی معروف ہیں **سنن للبیھقی** معروف کتاب ہے اُس کے مصنف ہیں: "**من كبار أهل الحديث**" شیخ صاحب فرماتے ہیں؛

"**البيهقي كذلك من كبار أهل الحديث وعلمائهم**" (اور اُن کے بڑے علماء میں سے ہیں)"**انخدع ببعض الأشاعرة كابن فورك**" (ابن فورک جو ہے اَشاعرة کے اماموں میں سے ہے، اہل کلام میں وہ شخص بڑی فراوانی یعنی حاصل کر چکا تھا تو بیہقی اُس کے ساتھ باتیں کرتا تھا جدال کرتا تھا)"**وأمثاله**" (اور اُس جیسے)"**فوقع في الأشعرية**" (اور امام بیہقی اُن کے اندر اَشعریت بھی پیدا ہو گئی)۔

3-تیسری مثال: اَبوذر الھروی رحمہ اللہ": "**كان من كبار أهل الحديث...**" (کبار اہل حدیث میں سے تھے اور صحیح بخاری کی رواۃ میں سے ہیں اور انہوں نے بہت محنت کی ہے علم حدیث میں اور الدار قطنی کے بھی تلمیذ ہیں شاگرد ہیں (الدار قطنی معروف محدث ہیں))"**وله عناية عظيمة بالحديث**" (حدیث میں بہت ساری عنایت ہے التزام ہے)"**وألف الإلزامات علي الصحيحين**" (اور تصنیف ہے صحیحین پر الزامات اُن کی کتاب)"**وهو تلميذ الدارقطني**" (الدار قطنی کے تلمیذ بھی ہیں امام الھروی جو ہیں)"**سمع الدارقطني رحمه الله يثني علي الباقلاني**" (اپنے استاد الدار قطنی سے ایک مرتبہ باقلانی کی کچھ تعریف سن لی ہے)"**فاغتر به فأحبه**"۔

(سبحان اللہ)؛ اس لیے علماء کہتے ہیں کہ اہل بدعت کی کبھی تعریف نہ کیا کریں کیونکہ آپ کو نہیں پتہ کہ آپ کے شاگردوں میں سے کسی کے دل میں کسی کی تعریف اُتر جائے اور وہ کام سے چلا جائے۔

امام الدار قطنی نے باقلانی جو اَشعری ہے اس کی کسی اچھائی کی بات سنی اور کہیں پر اُس کی اچھائی کی بات کر دی تعریف کر دی اس جزیئے میں مطلقاً نہیں تو امام اَبوذر الھروی جو اُن کے شاگرد ہیں باقلانی کی تعریف سن لی کسی بات پر باقلانی موجود تھا: "**فاغتر به فأحبه**" (بس دھوکے میں پڑ گیا

باقلانی کے اُس سے محبت کر بیٹھے)"**فوقع في شيء من الأشعريات...**"(کچھ اُشعریات اُن کے اندر پائی گئیں، پھر وہ خود مکہ میں رہتا تھا پھر مغرب کی طرف گیا اور **عقيدة الأشعرية** جو آج موجود ہے مغرب میں یہ امام الھروی کی وجہ سے وہاں پر پھیلا ہے)۔

غلطی دیکھی کتنی چھوٹی ہے، لگتی چھوٹی ہے لیکن اثر دیکھا ہے! بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ اچھائی بھی بیان کر دیا کریں"**منهج الموازنات**"کہ آپ جب کسی کی بُرائی کرتے ہیں تو اُس کی کوئی چیز چھوڑتے نہیں ہیں تو کوئی اچھائی بھی بیان کر دیا کریں! فلاں غلط ہے فلاں غلط ہے فلاں غلط ہے بس غلط ہی ہے کوئی اچھائی نظر نہیں آتی آپ کو؟! سنا ہے آپ نے کہ امام الدار قطنی معروف عظیم محدث گزرے ہیں انہوں نے ایک مرتبہ کسی شخص کی تعریف کی اُشعری تھا اُشعری کے اماموں میں سے تھا بعض اور شاگرد بھی تھے لیکن ایک شاگرد کے دل میں بات بیٹھ گئی!

آج لوگ اپنے اسٹیجوں پر اہل بدعت کو بلا کر باتیں کرواتے ہیں اور کوئی عار محسوس نہیں کرتے، کہتے ہیں کیا فرق پڑتا ہے ہمارے اسٹیج پر تو اچھی بات کرتے ہیں نا، اگر کوئی دیوبندی ہے اگر کوئی جماعت اسلامی کا ہے یا کوئی کسی اور یعنی مسلک کا ہے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے ہم نے شرط رکھی ہے کہ ہمارے اسٹیج پر غلط بات نہیں کرنی۔

ٹھیک ہے آپ سے کوئی غلط بات نہیں کی آپ سے اچھی بات کی ہے کسی کے دل میں اُس کی اچھی بات بیٹھ گئی ہے آج انٹرنیٹ کا زمانہ ہے کتابیں موجود ہیں سب کچھ موجود ہے وہ نیٹ پر جاتا ہے سرچ کرتا ہے کہ اس عالم نے جو بات کی ہے اچھی یہ ہے کون، سرچ کر کے دیکھا کہ یہ جماعت اسلامی کا کوئی عالم ہے، وہاں پر چلا گیا اور اس نے دیکھا جو اس کا تحزب ہے یا جو مودودی کی تعلیمات ہیں ساری اس کے سامنے آگئیں اور اس نے اسے قبول کر لیا ایک اہل حدیث جوان اہل حدیثیت کو چھوڑ کر جماعت اسلامی میں چلا جاتا ہے کون ذمہ دار ہے؟! اللہ کے لیے مجھے بتائیں یہ فتنہ ہے کہ نہیں؟! تو اپنے آپ کو فتنے میں مبتلا کرنے کی ضرورت کیا ہے آپ کے اپنے اہل حدیث علماء موجود ہیں اُن کو کیوں نہیں موقع دیتے ہو؟! جب بات کرتے ہیں تو لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے کہ دیکھیں کیوں ایسی باتیں کرتے ہیں؛ اللہ کے بندے! عقلمند دوسروں کی غلطیوں سے عبرت حاصل کرتا ہے۔

امام الھروی جیسا کون ہے؟! ہم میں سے کون ہے امام الھروی جیسا؟! ہمارا علم ہی کیا ہے؟! اتنے بڑے لوگوں کے پاؤں پھسلے ہیں تو ہماری کیا حیثیت ہے میرے بھائی؟! بعض لوگ کہتے ہیں کہ سید قطب کی کیا بڑی بات ہے، امام مودودی کی کون سی کوئی بڑی غلطی ہے آپ غلط باتیں چھوڑیں اچھی بات کو لے لیں! (سبحان اللہ)۔ غلط بات چھوڑیں اچھی بات لے لیں تو ہم کون ہیں جو اس میں تمیز کر سکتے ہیں؟! (سبحان اللہ)۔

الغرض، پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"یہ بعض مثالیں میں نے دی ہیں مثالیں بہت زیادہ ہیں اور آج کے زمانے میں دیکھ لیں آپ کہ ہمارے کئی ایسے جوان ہیں جو اہل بدعت کے ہاتھوں لگ گئے ہیں کئی ایسے جوان ہیں اور یعنی جو جامعات سے بھی فارغ ہو چکے ہیں جن کو دھوکا دیا گیا ہے اہل بدعت نے دھوکا دیا ہے اور وہ اُن کے ساتھ جا ملے ہیں اور اُن کے گلوں سے جا کر لگے ہیں جو مختلف احزاب موجود ہیں حزبی جماعتیں موجود ہیں ان کے دھوکے میں آگئے ہیں اور اُن کے ساتھ جا ملے ہیں کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان پر عمل نہیں کیا:

"فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ "(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو قرآن مجید میں متشابہ آیات کی پیروی کرتے ہیں اتباع کرتے ہیں تو جان لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان سے خبر دار رہو اور دوری اختیار کرو)"۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "جو طاقتور ہے وہ دعوت دے اہل بدعت کو نصاریٰ کو دعوت دے اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف دعوت دینا بہت لازمی ہے اور ایسے طاقتور علماء اور اہل علم کا ہونا لازمی ہے جو دین کی نشر واشاعت کریں اور اگر ضرورت بھی پڑ جائے مناظرے کی بحث ومباحثے کی تو ضرورت کے لیے تاکہ حجت قائم ہو جائے اور جو فائدہ حاصل کرنا چاہے وہ فائدہ حاصل کر لے اُن کے لیے ہے لیکن جو کمزور ہیں اُن کے لیے نہیں ہے اور واللہ ! (شیخ صاحب فرماتے ہیں) اگر عالم بھی ہو لیکن اُس میں کوئی ضعف پایا جاتا ہے تو اُس پر واجب ہے کہ وہ اہل بدعت سے اجتناب کرے دوری اختیار کر لے "۔ تو اس سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جدال ہر حال میں مذموم نہیں ہے اُس کی شرطیں ہیں جیسے علماء نے بیان کی ہیں، اور اور بھی شرطیں موجود ہیں لیکن وقت ختم ہو چکا ہے تو طالب علم کو چاہیے کہ وہ دوری اختیار کرے۔

بعض لوگ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جدال کرتے ہیں اور بعض فروعی مسائل میں جدال ہوتا ہے بحث ومباحثے ہوتے ہیں قرآن مجید کی آیت کو دوسری آیت سے مارا جاتا ہے حدیث کو حدیث سے مارا جاتا ہے نتیجہ کیا نکلتا ہے ؟

ہٹ دھرمی ہے اور ہر بندہ صرف یہ چاہتا ہے کہ اُس کی بات کو مان لیا جائے اور وہ یعنی جیسے کہ دنگل ہوتا ہے نا کُشتی کا کہ بس انہوں نے غلبہ حاصل کرنا ہے اور اُس نے اس کُشتی کو جیتنا ہے وہ یہ نہیں دیکھتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے قرآن مجید کی آیتوں کی تلاوت ہو رہی ہے احادیث کو بیان کیا جارہا ہے، یہ چیزیں ذہن سے نکل جاتی ہیں اور دل اسی چیز سے جڑا رہتا ہے کہ بس میں کسی طریقے سے اس پر غالب ہو جاؤں میرے پیچھے اتنی بڑی جماعت ہے اتنے بڑے لوگ ہیں اُن کو کیا منہ دکھاؤں گا میں ؟!

یعنی بھول جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھانا ہے اصل بات رہ جاتی ہے اور جھگڑا رہتا ہے اور پھر امت میں تفرقہ پیدا ہو جاتا ہے !

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہمیں ہر شر سے محفوظ فرمائے اور جو بھی باطل جدال اور بحث ومباحثے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو دور فرمائے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 38. یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے-پوائنٹ نمبر 37 سے لیا گیا ہے۔ سبقِ لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio